سوال

دوسجدوں کے درمیان رفع سبابہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مابین السجود اشارہ بالسبابہ کا ثبوت صحیح احادیث سے ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جولوگ مابین السجود، اشارہ بالسبابہ کے قائل ہیں ان کی میرے علم کے مطابق دو ہی دلیلیں ہیں :

ن رسول اللہ صلی اللہ علہ وسلم اذاقعد فی الصلوۃ جعل قدمہ الیسري بین فخذوہ وساقہ وفرش قدمہ الیمنی ووضع یدہ الیسري رلی رکبتہ الیسري ووضع یدہ الیمنی علی فخذوہ الیمنی واشار باصبعہ۔

رسول اللہ ﷺ !جب نماز میں (تشہد) بیٹھتے تو اپنا بایاں پاؤں اپنی ران اور پنڈلی کے درمیان کرلیتے اور اپنا دایاں پاؤں بچھالیتے۔ اپنا بایاں ہاتھ گھٹنے پر اور دایاں ہاتھ ران پر رکھ دیتے تھے اور اپنی انگلی (رفع سبابہ) سے اشارہ کرتے تھے (صحیح مسلم :579، وترقیم دارالسلام :1307)

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جلس فی الصلوۃ وضع یدیہ علی رکبتیہ ورفع اصبعہ الیمنی التی تلی الابہام فدعا بہا۔۔۔الخ نبی ﷺ جب نماز میں (تشہد) بیٹھتے تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور دائیں ہاتھ کی انگلی (رفع سبابہ) اٹھاتے جو انگوٹھے سے ملی ہوئی ہے۔ پھر اس کے ساتھ دعا بھی کرتے۔ (صحیح مسلم :114/580 وترقیم دارالسلام :1309)

استدلال "کان اذاقعد (جلس) فی الصلوۃ" جب آپ ﷺ نماز میں بیٹھ جاتے" سے ہے۔ فی الصلوۃ کے الفاظ عام ہیں جو تشہد اور جلوس بین السجدتین دونوں پر مشتمل ہیں۔

یہ استدلال صحیح نہیں ہے، پہلی روایت صحیح مسلم میں عثمان بن حکیم عن عامر بن عبداللہ بنالزبیر عن ابیہ اور دوسری روایت محمد بن عجلان عن عامر بن عبداللہ عن ابیہ کی سند سے موجود ہے اور یہی روایت سن نسائی (باب موضع البصر عند الاشارہ تحریک السبابۃ ج 3 ص 39 ح 1276، تعلیقات سلفیہ) میں ابن عجلان عن عامر بن عبداللہ عن ابیہ کی سند سے درج ذیل متن کے ساتھ موجود ہے :" ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذاقعد فی التشہد وضع لفہ الیسري۔۔۔الخ"

روایت ثانیہ صحیح مسلم میں ہی درج ذیل الفاظ موجود ہے :

کان اذاقعد فی التشہد وضع یدہ الیسری علی رکبتہ الیسری ۔الخ

(ج115/580 دارالسلام: 1310)

معلوم ہوا کہ یہاں فی الصلوۃ سے مراد فی التشہد ہے، والحدیث یفسر بعضہ بعضاً۔

یہی جواب اس باب کی باقی عام روایات کا ہے کہ وہ تشہد پر محمول ہیں۔

1) عبدالرزاق اخبرنا سفیان عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل بن حجر قال: رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجد فوضع یدیہ حذوا اذنیہ ثم جلس فافترش رجلہ الیسري ثم وضع یدہ الیسري علی رکبتہ الیسري ووضع ذراعہ الیمنی علی فخذہ الیمنی ثم اشار بسبابتہ ___ ثم سجد فکانت یداہ حذاء اذنیہ (مسند احمد 4/317 ح18858، واللفظ لہ، عبدالرزاق فی المصنف 2/68 ح2522 و2 الطبرانی فی الکبیر 22/34، 35 ح81)

اس روایت میں دو سجدوں کے درمیان اشارہ کرنے کی صراحت ہے لیکن بلحاظ سند یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کے راوی سفیان الثوری مشہور مدلسین میں سے تھے۔ دیکھئے میری کتاب نور العینین (ص100/103، طبع جدید ص138۔139) عمدۃ القاری للعینی (ج3 ص112 الجواہر النقی (8/262) اور ارشاد الساری للقسطلانی (1/286) وغیرہ

غیر صحیحین میں مدلس کی عدم تصریح سماع اور عدم متابعت معتبرہ والی روایت ضعیف ہوتی ہے۔۔

بعض محققین نے اس روایت کو محدث عبدالرزاق (ثقہ حافظ) کے تفرو کی وجہ سے شاذ قرار دیا ہے۔ (دیکھئے تمام النسۃ ص216)

حالانکہ یہ جرح اصول حدیث کی رو سے بلکہ ہر لحاظ سے غلط و مردود ہے۔ وجہ ضعف صرف عنعنہ سفیان ثوری ہے۔ واضح رہے کہ عبدالرزاق کا تفردیاں چنداں مضر نہیں۔ دوسرے اگر ایک ہزار راوی ایک زیادت سند یا متن میں ذکر نہ کریں اور ایک ثقہ ذکر کرے تو عدم ذکر سے زیادت ذکر والی روایت معلوم نہیں ہوتی الا یہ کہ کسی راوی کے وہم پر محدثین کا اجماع ہو یا جمہور محدثین نے اس کی روایت کو معلول قرار دیا ہو' یہ دونوں باتیں یہاں مفقود ہیں' مختصر یہ کہ سفیان ثوری کی منعن روایت عدم تصریح سماع کی وجہ سے ضعیف و مردود ہے۔ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ دونوں سجدوں کے درمیان اشارہ سبابہ کرنا ہی راجح ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج1ص382

محدث فتویٰ